Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسہ

جلد ۶۸/۳۳	۳ رمضان ۱۳۹۹ھ ۲۸ وفا ۱۳۵۸ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و اماں میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۷ وفا (جولائی) آج یہاں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درج بعض احکامات کی تشریح فرمائی۔ حضور نے سورۂ بقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۸ کی تلاوت فرمائی اور تفسیر کبیر سے ان کا ترجمہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے اور اس کی تفسیر سے فائدہ اٹھانے کیلئے (باقی صفحہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیتِ دعا کا معجزہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بشارت کے مطابق خاکسار کو دو بچیوں کے بعد پہلا فرزند مؤرخہ ۲۸ مئی ۱۹۷۹ء کو عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۶ فروری ۷۹ء کو اپنے خط میں عاجز کو فرزند کی بشارت دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ :۔

"بچے کا نام لطف الرحمٰن رکھ دیں"

حضور کی یہ پیشگوئی یہاں دارالسلام میں احباب جماعت کو اسی وقت بتا دی گئی۔ اور اب جبکہ یہ بشارت بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئی تو احباب جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے اور دین کا سچا خادم بنائے۔ آمین

جمیل الرحمٰن رفیق امیر و مشنری انچارج تنزانیا
احمدیہ مسلم مشن دارالسلام

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تزکیۂ نفس کے واسطے روزہ کی عبادت لازمی ہے

روزے سے صرف یہ مراد نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط (البقرہ ۱۸۶)

ترجمہ :۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ۔ (بخاری)

ترجمہ :۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"..... روزے کی عبادت ..... افسوس ہے کہ اس زمانے میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کا علم سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰)

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ر رمضان ۱۳۹۹ھ

۲۸ر وفا ۱۳۵۸ہش

۲۸ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے تکبّر میں مُبتلا ہونے کی اصل وجہ

ایک دُنیا دار انسان کو جب مال و دولت اور قوّت و اقتدار میسّر آتا ہے تو وہ اپنی دولت اور اپنی ظاہری عزّت و وجاہت پر فخر کرنے لگتا ہے اور اُس میں ایک قسم کا تکبّر اور انانیّت پیدا ہو جاتی ہے۔ فخر و مباہات اور تکبّر و انانیت کو اخلاقی نقطۂ نگاہ سے بالعموم اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ مجید میں اِسے اخلاقِ سیّئہ میں شمار کر کے اسے قابلِ مذمّت گردانا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنے والے اور متکبّر انسان کو پسند نہیں کرتا اور ناپسند کرنے کی وجہ سے اسے اپنی محبّت کا سزاوار نہیں ٹھہراتا۔

لیکن جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فخر و مباہات اور تکبّر و انانیت میں مبتلا ہونے سے منع فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی دُکھ اور مصائب پر صبر کرنے کی تلقین بھی ضرور فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے کے واقعہ کا ذکر کیا ہے وہاں اُس نصیحت میں تکبّر سے بچنے کی تلقین کے ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے کی تلقین بھی موجود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت لقمانؑ کی نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ وَلَا
تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ
مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۠

(لقمٰن آیات ۱۸ تا ۲۰)

ترجمہ:- اے میرے بیٹے! نماز کو (تمام شرائط کے ساتھ) قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اُس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمّت والے کاموں میں سے ہے۔ اور اپنے گالوں کو لوگوں کے سامنے (غصّہ سے) مت پُھلا اور زمین میں تکبّر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اُونچی ہوتی ہے)

اِن آیات کی رُو سے جہاں حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فخر و مباہات سے بچنے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی انہیں تنگی تُرشی اور مشکلات و مصائب پر صبر سے کام لینے پر بھی زور دیا اور فرمایا کہ ایسے تکلیف کے اوقات میں صبر کا مظاہرہ کرنا نہایت ہی ہمّت والے کاموں میں سے ہے۔ اِسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں جہاں تکبّر کرنے سے منع فرمایا وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ جب کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو اِس پر دل برداشتہ مت ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ
كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚ ۖ
لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ (الحدید آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ:- زمین میں کوئی مصیبت نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے لیکن اُس کے ظہور سے بھی پہلے ہم نے اُسے (ہر کام کے مقررہ انجام کے اصول کے تحت) مقرّر کر دیا ہوتا ہے۔ یہ بات (یعنی اصولاً ہر کام کا اُس کی نوعیت کے مطابق انجام ظاہر کرنا) اللہ کے لئے بالکل آسان ہے تاکہ اپنی کوتاہی پر تم دل برداشتہ نہ ہو اور نہ اُس پر تم خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فخر کرو جو خدا تمہیں دے۔ اور اللہ ہر شیخی خورے اور اکڑ باز کو پسند نہیں کرتا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں فخر و مباہات اور تکبّر میں مبتلا ہونے سے منع فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی مشکلات و مصائب پر صبر سے کام لینے کی ضرور تلقین فرمائی ہے اور اسے نہایت ہمّت والا کام قرار دیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جو لوگ اپنے مال اپنی جاہ و حشمت پر فخر کرتے اور تکبّر سے کام لیتے ہیں وہ فطرۃً بہت بزدل اور کمزور ہوتے ہیں۔ انہیں اگر ذرا بھی تکلیف پہنچے یا مالی نقصان برداشت کرنا پڑے تو ان کی فطرت اُبھر کر سامنے آجاتی ہے اور وہ بے صبری کا مظاہرہ کر کے آہ و زاری کرنے لگتے ہیں اور ان کی ساری شیخی مٹّی میں مل کر رہ جاتی ہے۔ برخلاف اِس کے جو لوگ عاجزی اختیار کرتے ہیں اور دولت و ثروت کے باوجود انکساری سے کام لیتے ہیں وہ فطرۃً بہادر اور دل کے قوی ہوتے ہیں۔ انہیں اگر کسی مصیبت یا مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو وہ دل برداشتہ نہیں ہوتے بلکہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے فخر کرنے اور تکبّر سے کام لینے والوں کی فطری کمزوری اور بزدلی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جہاں تکبّر نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر صبر سے کام لینے پر بھی زور دیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے اِس ضمن میں ایک نہایت باریک اور لطیف نکتہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بے جا فخر اور تکبّر فی الاصل بزدلی اور طبعی کمزوری کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ ایسا انسان اپنی بزدلی اور طبعی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے ہی اکڑتا اور شیخی بگھارتا ہے اور تکبّر کا مظاہرہ کرتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ تو ظاہر ہے کہ دُنیا دار اور دُنیا طلبی کی فطرت کے لوگ اکثر دنیوی آرزوؤں اور مالوں کے سہارے سے خوش رہتے ہیں اور بوجہ اِس کے کہ ان کو خدا تعالیٰ سے کوئی سچّا تعلق نہیں ہوتا اور نہ کسی روحانی خوشی سے ان کو حصّہ ہوتا ہے لہٰذا جب کبھی دنیوی صدمہ ان پر گزر جاتا ہے تو وہ ان کی جان بھی ساتھ ہی لے جاتا ہے اور وہ لوگ باوجود بہت سی انانیت اور خود پسندی اور دنیوی جاہ و عزّت کے دل کے سخت کمزور اور بودے ہوتے ہیں اور وہ کمزوری کامیابی اور حکومت اور دولت کے وقت میں تکبّر اور بے جا شیخی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کیونکہ درحقیقت تکبّر اور بے جا شیخی بھی دل کی کمزوری کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے جس کی وجہ سے پاکیزہ اخلاق اور قوتِ حلم اور ایمانی تواضع دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ اور جن دلوں کو روحانی طاقت عطا کی گئی ہے وہ نہ تکبّر کرتے ہیں اور نہ بے جا شیخی دکھلاتے ہیں کیونکہ وہ خدا سے ایک ابدی نور پا کر دُنیا اور دُنیا کے جاہ و جلال کو نہایت حقیر خیال کر لیتے ہیں اِس لئے دُنیا کے مراتب ان کو متکبّر نہیں بنا سکتے .... پس یہ عبرت کا مقام ہے کہ دُنیا داری کا انجام کیسا بد اور ہولناک ہے۔"

(تریاق القلوب صـ ۱۴۹، صـ ۱۵۰)

الغرض یہ انسان کی بزدلی اور باطنی کمزوری ہی ہوتی ہے جو تکبّر کی شکل میں ظاہر ہو کر اسے متکبّر بنا دیتی ہے اور وہ اپنی بزدلی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ہی اکڑتا اور شیخی بگھارتا ہے اور اِس طرح اپنے آپ کو بڑا بہادر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جب کوئی مصیبت ظاہر ہوتی ہے یا اسے تنگی تُرشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اُس کی شیخی خاک میں مل جاتی ہے اور وہ آہ و زاری کرنے لگتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں فخر اور تکبّر کرنے سے منع کیا ہے وہاں ساتھ ہی صبر سے کام لینے کی بھی ضرور تلقین فرمائی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی روحانی ابتری کو بے نقاب کرنیوالا اہم واقعہ

امریکی سکائی لیب کا عذاب اور بے چینی و اضطراب کی عالمی لہر

مسعود احمد دہلوی

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں انسان کی پیدائش اور اس کے مختلف مراحل، اس کے جسمانی و روحانی قوےٰ و اعضاء، اس کے جذبات و احساسات اور ماحول کے زیر اثر پیدا ہونے والے اس کے میلانات و رجحانات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اور اسی طرح اس کی بگڑی ہوئی ذہنیت و روش اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی روحانی ابتری کو خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔

بگڑی ہوئی ذہنیت کی عکاسی

اس ضمن میں ایک خاص امر جس کا اللہ تعالےٰ نے مختلف پیراؤں میں بار بار ذکر کیا ہے یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ بگڑی ہوئی ذہنیت کے انسان کی کھلی نافرمانی اور بے راہ روی پر گرفت کرتا اور اسے احساس دلاتا ہے کہ وہ اپنی اس باغیانہ روش کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہو سکتا ہے تو وہ عذاب کو قریب آتا دیکھ کر گھبرا اٹھتا ہے اور سراسیمگی کے عالم میں خدا کے حضور روتا اور گڑگڑانا شروع کر دیتا ہے کہ وہ اس عذاب کو اس کے سر سے ٹال دے۔ لیکن اس کی یہ آہ و زاری اور گھبراہٹ و سراسیمگی محض وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ کیونکہ جب خدا تعالےٰ اس مصیبت یا عذاب کو ٹال دیتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کو بھلا کر اپنی باغیانہ روش پر دوبارہ گامزن ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی سابقہ بے راہ روی میں ذرا سا بھی فرق نہیں پڑتا وہ اپنے عمل سے یوں ظاہر کرتا ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا بلکہ بسا اوقات وہ اپنی گھبراہٹ کو بیوقوفی پر محمول کر کے اپنی "حماقت" کا آپ ہی مذاق اڑاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انسان کی اس ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝

(الزمر آیت ۹)

ترجمہ۔ اور جب کبھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے پکارتا ہے پھر جب وہ (یعنی اللہ تعالےٰ) انسان کو اپنی طرف سے نعمت عطا کر دیتا ہے تو انسان اس غرض کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ خدا کا پکارتا تھا۔ اور خدا کے شریک مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ اس کے راستہ سے لوگوں کو گمراہ کر دے۔ تو کہہ دے (اے انسان!) کچھ دیر اپنے کفر کی وجہ سے (دنیوی) فائدہ اٹھا لے آخر کار تو (اس روش کی وجہ سے) دوزخ میں پڑنے والا ہے۔

قومی ذہنیت میں بگاڑ کی کیفیت

ذہنیت میں بگاڑ کی یہ کیفیت اور روحانی ابتری کی آئینہ دار یہ روش اپنی انفرادی حیثیت میں ایک یا چند افراد ہی کی نہیں ہوتی۔ بلکہ جب پوری کی پوری قوم گمراہی کے راستہ پر پڑ جائے۔ اور کھلی نافرمانی اور بے راہ روی پر اتر آئے تو پوری قوم کا ہی یہ وطیرہ بن جاتا ہے کہ وہ قومی سطح پر ظاہر ہونے والی کسی مصیبت یا آفت کے وقت تو خدا کو پکارنے لگتی ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ تو پھر نافرمانی اور بے راہ روی کی سابقہ روش کی طرف لوٹ جاتی ہے اور بھول جاتی ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جسے مصیبت کے وقت میں اس نے کبھی پکارا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قومی سطح پر رونما ہونے والے اس ذہنی بگاڑ اور روحانی ابتری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

(الروم آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ۔ اور جب انسانوں کو (قومی سطح پر) کوئی تکلیف پہنچے۔ تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف جھکتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر اس کی طرف سے انہیں کوئی رحمت پہنچتی ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے مقابل شریک بنانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ عملاً اس کا انکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ (تب ان سے کہا جاتا ہے کہ دنیا سے) جو کچھ فائدہ اٹھانا ہے اٹھا لو کیونکہ تم جلد ہی اپنے انجام کو دیکھ لوگے۔

بین الاقوامی ذہنیت میں بگاڑ کا ثبوت

یہ صورت حال کہ جس میں کوئی قوم خدائی گرفت یا عذاب کے ممکنہ نزول کو قریب آتا دیکھ کر لرز اٹھتی ہے اور خدا کو پکارنے لگتی ہے۔ اور پھر خدا کی طرف سے اس عذاب کے ٹل جانے پر دوبارہ نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر اس امر کو یکسر بھلا دیتی ہے۔ کہ اس نے کبھی خدا کو مدد کے لئے پکارا تھا بین الاقوامی اور عالمی سطح پر بھی رونما ہو سکتی ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ نے بحر و بر میں رونما ہونے والے فساد سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

(الروم آیت ۴۲)

ترجمہ۔ خشکی اور تری میں لوگوں کے (برے) کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کے عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اس دنیا میں) دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔

چنانچہ بحر و بر میں رونما ہونے والے فساد کی وجہ سے عالمی اور بین الاقوامی سطح پر یہ صورت حال ابھی حال ہی میں رونما ہوئی۔ اور کل دنیا نے ایک خاص واقعہ پر اپنے ردّعمل سے اس کا عملی ثبوت فراہم کیا۔ ہماری مراد امریکی سکائی لیب کے زمین پر گرنے کے واقعہ اور اس پر یکساں نوعیت کے عالمی ردّعمل سے ہے۔ جب اس کے زمین کے مختلف حصوں پر گرنے اور اس سے وسیع پیمانہ پر تباہی پھیلنے کا خطرہ پیدا ہوا تو اس خوف سے پوری دنیا لرز اٹھی اور اس کی بعینہٖ وہی حالت ہوئی جس کا مندرجہ بالا آیات قرآنی میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح جملہ اقوام عالم نے اپنے ردّعمل سے ثابت کر دکھایا کہ ان کا کردار سابقہ نافرمان قوموں کے کردار کے عین مطابق ہے۔ ہم ذیل میں عالمی پیمانہ پر رونما ہونے والے اس واقعہ کی روشنی میں روئے زمین پر بسنے والی اقوام کی ذہنیت اور ان کی روش اور اس کے مضمرات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں

امریکی سکائی لیب کے مختصر کوائف

المختصر [illegible] امریکہ کی دیوپیکر خلائی تجربہ گاہ

(سکائی لیب) ۱۴ رمئی ۱۹۷۳ء کو فلوریڈا میں کیپ کینیڈی کے خلائی تحقیقاتی مرکز سے فضا میں چھوڑی گئی تھی۔ اس کا مقصد اس میں نصب شدہ سائنسی مشینوں اور آلات اور کیمروں کی مدد سے نہ صرف خلاء اور دوسرے سیاروں کے متعلق تحقیقات کرنا تھا بلکہ خلاء میں عام مسافروں کو لے جانے والی خلائی شٹل سروس شروع کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لینا تھا مزید برآں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اس خلائی تجربہ گاہ کی مدد سے خود کرۂ ارض کے مختلف طبقات ان میں پوشیدہ معدنیات اور دیگر زیر زمین مدفون ذخائر کا پتہ لگایا جائے۔ اس امر کا بھی انتظام کیا گیا تھا کہ اپالو نامی خلائی جہازوں کے ذریعہ وقفہ وقفہ سے بعض خلاباز بھیجے جائیں جو ان جہازوں سے خلاء میں گردش کرنے والی اس تجربہ گاہ میں منتقل ہو کر خلائی تحقیقات کریں اور اس تحقیق کے نتائج کو وہاں سے خلائی تحقیقات کے زمینی مرکز کو ارسال کریں۔ لیکن خلائی تجربہ گاہ کو فضا میں چھوڑے جانے کے بعد اس میں بہت سے نقائص پیدا ہو گئے جن کے باعث خلابازوں کا وہاں جا کر اس میں منتقل ہونا اور تحقیق کرنا ناممکن نظر آنے لگا۔ اور اس امر کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ یہ ساری مہم ناکامی کی نذر ہو کر رہ جائیگی خلائی کنٹرول سنٹر نے تجربہ گاہ میں رونما ہونے والے نقائص کو زمین سے دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

خلابازوں کی تین کامیاب مہمیں

اس کے بعد اپالو جہاز کے ذریعہ خلابازوں کو بھیج کر خلائی تجربہ گاہ میں رونما ہونے والے نقائص کو دور کرنے کی مہم کا آغاز کیا گیا۔ یکے بعد دیگرے تین مہمیں روانہ کی گئیں۔ انہوں نے خاصا طویل عرصہ فضا میں گزار کر نہ صرف تجربہ گاہ کے تمام نقائص کو دور کیا۔ اور اس میں انسانوں کا منتقل ہونا ممکن بنایا بلکہ اس میں بیٹھ کر خلائی تحقیق بھی کی۔ یہ واقعی امریکی خلابازوں کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ کہ انہوں نے خلائی تجربہ گاہ کی عظیم مہم کو ناکامی سے دوچار ہونے سے بچا کر اسے کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔

پہلی مہم دو خلابازوں پر مشتمل تھی۔ یہ خلاباز ۲۵ رمئی ۱۹۷۳ء کو روانہ ہوئے اپنے جہاز کو خلائی تجربہ گاہ سے جوڑ کر انہوں نے اس کے نقائص دور کئے اور خلابازوں کے اس میں منتقل ہونے کو ممکن بنایا۔ یہ خلاباز ۲۶ دن تک خلاء میں رہے اور بعض نقائص دور کرنے کے بعد یکم جولائی ۱۹۷۳ء کو زمین پر واپس آ گئے۔

دوسری مہم بھی دو خلابازوں پر مشتمل تھی۔ یہ خلاباز ۲۸ جولائی ۱۹۷۳ء کو روانہ ہوئے اور انہوں نے ۵۹ دن خلاء میں گزارے۔ اور متعدد تجربات کرنے کے بعد خیریت سے زمین پر واپس لوٹ آئے۔

تیسری مہم۔ اگرچہ دوسری مہم کے خلاباز ستمبر شروع ہوتے ہی زمین پر واپس آ گئے تھے۔ لیکن تیسری مہم سابقہ خلائی تجربات کی چھان بین کرنے کے بعد ۱۶ رنومبر ۱۹۷۳ء کو روانہ کی گئی۔ جو تین خلائی سائنسدانوں پر مشتمل تھی۔ یہ خلاباز خلاء بسیط میں ۸۴ دن ایک گھنٹہ اور سولہ منٹ قیام کرنے کے بعد ۸ رفروری ۱۹۷۴ء کو زمین پر واپس آئے اس طرح انہوں نے تین ماہ تک خلاء میں رہنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ تیسری مہم مکمل ہونے کے بعد سکائی لیب کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا۔ اور خلائی تحقیقاتی مرکز کے پروگرام کے مطابق اسے انسان کے بغیر خلاء بسیط میں گھومنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

ایک عظیم خطرہ اور اس کا علاج

خلائی تجربہ گاہ کی یہ ساری مہم جہاں خلائی تحقیق کے لحاظ سے بہت کار آمد ثابت ہوئی۔ وہاں اس کے نتیجہ میں بالآخر ایک عظیم خطرہ سے دوچار ہونا ناگزیر تھا۔ وہ اس لئے کہ اتنی وزنی اور دیو پیکر تجربہ گاہ کا ہمیشہ ہمیش کے لئے خلاء میں گھومتے رہنا ممکن نہ تھا اور اس کا ایک نہ ایک روز آہستہ آہستہ زمین کی طرف واپس آنا یقینی تھا۔ اور خطرہ یہ تھا کہ اگر یہ زمین کی طرف واپس آئی۔ اور یا اس کا کوئی حصہ پوری قوت کے ساتھ زمین سے ٹکرایا تو یہ تباہی پھیلانے کا موجب ہوگا۔

سائنسدانوں نے اس کا علاج یہ تجویز کیا تھا کہ ۱۹۸۰ء کے وسط میں جب یہ دیوہیکل خلائی تجربہ گاہ زمین کی طرف واپس آنا شروع ہوگی۔ اس سے پہلے "سپیس شٹل شپ" (عام مسافروں کو خلاء میں لے جانے والے جہاز) چلنا شروع ہو جائیں گے۔ اور پہلا "سپیس شٹل شپ" سکائی لیب کو خلاء میں اتنی دور دھکیل دے گا کہ اس کا ۱۹۸۳ء سے قبل زمین پر واپس آنے کا امکان باقی نہ رہے گا۔

بلائے ناگہانی

ظاہر ہے کہ یہ اس عظیم خطرہ کا کوئی مستقل علاج نہ تھا۔ خطرہ کو وقتی طور پر ٹالنے کی ایک تدبیر سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اس پر ہوا یوں کہ امریکی سیاست اور انتظامی تبدیلیوں، انتظامیہ اور کانگریس کے جھگڑوں اور مالی دشواریوں کی وجہ سے "سپیس شٹل شپ" کا منصوبہ بروقت روبہ عمل نہ آ سکا۔ اس منصوبہ نے ۱۹۷۶ء میں شروع ہو کر ۱۹۷۹ء کے اوائل میں پایۂ تکمیل تک پہنچنا تھا جبکہ پہلے "شٹل شپ" نے خلاء میں جا کر سکائی لیب کو دور تک پرے دھکیلنا تھا۔ اس منصوبے کو ۱۹۸۱ء تک ملتوی کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکائی لیب نے جو رفتہ رفتہ زمین کی طرف آ رہی تھی۔ کرۂ ارض پر بسنے والوں کے لئے ایک بلائے ناگہانی کی صورت اختیار کر لی اور خلائی سائنسدانوں کو صاف نظر آنے لگا کہ جولائی ۱۹۷۹ء کے وسط تک یہ دیو پیکر خلائی تجربہ گاہ زمین کے گرد فضائی کرہ میں داخل ہونے اور رگڑ سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے بعد تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کے مختلف حصوں سے آ ٹکرائے گی۔ اور اس کے اس طرح زمین پر گرنے سے کچھ کم تباہی نہیں پھیلے گی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے

چند ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

۱۔ "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (الحکم ۲۴ رجنوری ۱۹۰۱ء)

۲۔ "رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔" (ایضاً)

۳۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے۔ اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔" (مجموعہ فتاوے احمدیہ جلد اول ص ۱۸۳)

خوشی اور غم میں اللہ تعالیٰ کی یاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تعمیر مساجد کا فنڈ جاری فرما کر جماعت کو اس نعمت سے بہرہ ور فرمایا ہے کہ وہ خوشی اور غم ہر دو موقعوں پر اللہ تعالیٰ کی یاد سے اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے ایک مخلص کارکن بھائی بشارت احمد صاحب کو اپنی ایک بچی کا غم لاحق ہوا تو انہوں نے مرحومہ بچی ناصرہ کی طرف سے مساجد فنڈ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کیا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے اور مرحومہ بچی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک ضروری گزارش

سالانہ مرکزی امتحانات مئی میں ہو چکے ہیں۔ ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے حل شدہ پرچہ جات وصول نہیں ہوئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹-۲۰-۲۱ راکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں جملہ مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قائدین مجالس / ناظمین اطفال ابھی سے کوشش فرمائیں کہ ہر مجلس سے بکثرت اطفال شمولیت فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۲ سال پہلے : ۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء

باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تاریخی وکالت

چوہدری صاحب کا انتخاب قائد اعظم محمد علی جناح نے خود کیا

پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف ہونگے (نوائے وقت کا خراج تحسین)

انگریزوں کو جب اپنے گمان اور قیاس کے مطابق یا دل ناخواستہ پاکستان کی "کڑوی گولی" گلے سے اتارنی پڑی تو انہوں نے تقسیم برصغیر کے ہر مرحلے پر مسلمانوں کی پشت پر خنجر سے وار کئے اور پاکستان کو ہر ممکن طور پر لولا لنگڑا اور اپاہج بنانے کی ناکام کوششیں کیں چنانچہ پنجاب کی تقسیم کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ جس میں دو مسلمان، ایک ہندو اور ایک سکھ جج بطور اراکین اور ایک کٹر انگریز سر سیرل ریڈ کلف بطور چیئرمین اور بطور نام نہاد ایمپائر مقرر کیا گیا۔ اور کانگرس اور مسلم لیگ کو ہدایت کی گئی کہ وہ پنجاب کی تقسیم کے بارے میں اپنے اپنے موقف جمعہ ۱۸ جولائی تک پیش کریں۔ اس کے بعد ۲۱ جولائی سے بحث شروع ہوئی جو کہ ۳۱ جولائی تک جاری رہی۔ چنانچہ پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے مسلمانوں کے کیس کی پیروی کرنے کے لئے قائد اعظم محمد علی جناح نے خصوصی طور پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بلایا اور انہیں اس کیس میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش ہونے کی ہدایت فرمائی۔ چوہدری صاحب ان دنوں نواب بھوپال کے آئینی مشیر کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے اور اس سلسلے میں آپ کو برطانیہ جانا تھا۔ قائد اعظم سے اجازت حاصل کر کے چوہدری صاحب موصوف انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۳ جولائی کو واپس لاہور پہنچے۔ اگلے دن یہ طے کیا گیا کہ مختلف جماعتوں کے محضر نامے داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۸ جولائی ہو گی۔ اس سے پہلے چوہدری صاحب کو بتایا گیا تھا کہ لاہور کے وکلاء سارا کیس تیار کر لیں گے اور انہیں صرف پیش کرنے کی ضرورت ہو گی۔ چوہدری صاحب سوموار کو لاہور پہنچے تھے۔ اس کے بعد پاکستان کی تاریخ کا یہ اہم ترین مرحلہ کس طرح سر ہوا اور کس بے سروسامانی کے عالم میں چوہدری صاحب نے حرف بحرف خود ہی سارا کیس تیار کیا اور ٹائپ کروایا۔ اس کا حال ان کی اپنی قلم سے سنیے اپنی خود نوشت سوانح حیات "تحدیث نعمت" میں آپ لکھتے ہیں:-

"منگل کی دوپہر ہو چکی تھی اور تحریری بیانات جمعہ کی دوپہر تک داخل کئے جاتے تھے۔ اس وقت تک مجھے اتنا بھی معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ کون وکلاء کام کریں گے۔ اور انہوں نے تحریری بیان یا اس کے لئے ضروری مواد تیار کر لیا ہے یا نہیں اور بحث کی تیاری میں میرے رفقاء کس حد تک میری مدد کر سکیں گے؟ مجھے اس وقت تک یہ بھی نہیں بتلایا گیا تھا کہ ہماری طرف سے کمشن کے روبرو کیا ادعا پیش کیا جانا ہے۔ میں بے تابی سے وکلاء کے ساتھ ۲½ بجے ہونے والی میٹنگ کا منتظر تھا... میں مقررہ وقت پر ممدوٹ ولا پہنچ گیا۔ وہاں بہت سے وکلاء احباب جمع تھے... مجھے کسی قدر حیرت ہوئی کہ اتنے قانون دان اصحاب کو کیوں جمع کیا گیا ہے۔ میں نے وکلاء صاحبان سے دریافت کیا کہ آپ میں سے کون کون صاحب اس کیس میں میرے رفیق کار ہیں؟ اس پر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب نے فرمایا، کس کیس میں؟ میں نے کہا اسی حد بندی کے کیس میں جس کے لئے میں حاضر ہوا ہوں۔ خلیفہ شجاع الدین صاحب نے فرمایا کہ ہمیں تو کسی کیس کا کوئی علم نہیں۔ ہمیں تو صرف یہ کہا گیا تھا کہ تم کیس کی پیروی کے لئے آئے ہو اور اس کمیشن کے روبرو مسلم لیگ کا کیس تم پیش کرو گے... میں نے نواب صاحب کی طرف استفساراً دیکھا تو وہ صرف مسکرا دیئے۔ میں نہایت سراسیمگی کی حالت میں اٹھ کھڑا ہوا... اپنی قیام گاہ پر واپس آیا۔ نماز میں درگاہ رب العزت میں فریادی اور ملتجی ہوا۔ الٰہی میں تن تنہا عاجز اور بے کس اور ذمہ داری اس قدر بھاری... تو جانتا ہے میں تو بالکل خالی اور صفر ہوں لیکن تجھے ہر قدرت ہے تو اپنے فضل اور رحم سے مجھے علم اور توفیق عطا فرما اور خود میرا ہادی و ناصر ہو۔"

(تحدیث نعمت صفحہ ۵۰۲-۵۰۱)

چنانچہ اس بے سروسامانی اور وقت کی شدید قلت میں مسلمانوں کے اس فدائی اور خادم اور قائد اعظم کے رفیق خاص نے مسلم اکثریت کے متعدد علاقوں کو پاکستان میں شامل کرانے کی زبردست جدوجہد کی اور وقت مقررہ پر یعنی ڈھائی دن کے اندر اندر محضر نامہ مکمل کر کے داخل کر دیا اس دوران میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی لاہور تشریف لے آئے تھے حضور بھی چوہدری صاحب کو قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کی رہنمائی

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ان دنوں لاہور ہی میں تشریف فرما تھے۔ بدھ کی شام کو جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد خاکسار کے پاس تشریف لائے... جناب درد صاحب نے فرمایا حضور کا ارشاد ہے۔ تم نہایت اہم فرض کی انجام دہی میں مصروف ہو۔ تمہارا وقت بہت قیمتی ہے۔ تم اپنے کام میں لگے رہو... حضور تشریف لائے اور بٹوارے کے اصولوں کے متعلق بعض نہایت مفید حوالوں کی نقول خاکسار کو عطا کیں۔"

(تحدیث نعمت)

حضور نے کئی قیمتی کتب بھی منگوا کر دیں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جو ماہر جغرافیہ دان مسٹر سپیٹ برطانیہ سے بلوائے گئے تھے انہوں نے بھی دفاعی پہلو مکرم چوہدری صاحب کو سمجھا دیا۔

اس کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے کمیشن کے روبرو اپنی وہ تاریخی اور فاضلانہ بحث کی جس کو سن کر ہندو ماہر قانون بخشی ٹیک چند کو بھی کہنا پڑا کہ "اگر مقدمہ کا فیصلہ دلائل اور بحث ہی کی بنا پر ہوا تو تم لوگ بازی لے گئے"۔ آپ کی بحث ۳۱ جولائی تک جاری رہی۔ یہ بحث کس مدلل انداز میں کی گئی اس کے بارے میں چند اخباری آراء مختصراً درج ذیل ہیں۔

نوائے وقت یکم اگست ۱۹۴۷ء

"سر ظفر اللہ صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہوں گے۔"

اسی اخبار نے حضرت قائد اعظم کی زندگی میں یہ نوٹ بھی لکھا:-

"قائد اعظم کی خواہش تھی کہ ظفر اللہ کمیشن کے سامنے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں اس لئے آپ نے بلا تامل یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اسے ایسی قابلیت سے سر انجام دیا کہ قائد اعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو۔ این۔ او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔"

(نوائے وقت ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء)

اور آخر میں جسٹس محمد منیر کی تاریخی شہادت۔ آپ نے اپنی ۱۹۵۳ء کی عدالتی رپورٹ میں لکھا "عدالت ہذا کا ممبر جو اس (باؤنڈری) کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے گورداسپور کے معاملے میں کی تھی... چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات سرانجام دیں۔ اس کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ قابل شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے۔"

(از تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۲۷)

مرتبہ:- یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

> "جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے تو غیرت اٹھ جاتی ہے"
> حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

شجر کاری اور انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی یاد دہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ان دنوں اپنے اپنے اراکین کو شجر کاری کی طرف توجہ دلائیں اور اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اپنے اپنے علاقوں میں درخت لگائیں۔ حکومت کی طرف سے شجر کاری کی مہم شروع ہو چکی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے

قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لیں!

قرآن کریم خود بھی پڑھیں اور دوسرے بھائیوں کو بھی پڑھائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن کریم نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (کشتی نوح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس پیدا ہوا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام (تعلیم القرآن) کی طرف کما حقہٗ متوجہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے۔ اسے قرآن کریم پڑھایا جائے۔ اسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے اسے متعارف کرایا جائے اسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کا عرفان اسے حاصل ہو اور اس کام کیلئے اپنے رب سے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے القاء کے تحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی۔" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

"احمدی کا شوقِ قربانی تو دیکھ!"

تحریک جدید کا ٹارگٹ وعدہ جات بفضل خدا حاصل کر لیا گیا ہے

آج سے تین سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی جماعتوں سے یہ توقع وابستہ فرمائی کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد بقدر ۹ لاکھ روپیہ کو بڑھا کر تقاضائے وقت کے مطابق کم از کم پندرہ لاکھ روپیہ تک پہنچا دیں۔ گذشتہ سال مخلصین جماعت نے اپنی قربانی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کے قریب قریب پہنچا دیا۔ اور امسال مزید قربانیاں کر کے وعدہ جات کو بفضل خدا سولہ لاکھ روپیہ تک پہنچا دیا ہے۔ یہ صورت حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اس بے پناہ شوق کی آئینہ دار ہے جو وہ دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے دل میں رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ چندہ لازمی چندوں کے علاوہ جماعت نے پیش کیا ہے۔ اندریں صورت میں مخلصین جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے ملتجی ہوں کہ وہ اپنے وعدوں کو رمضان المبارک کے ایام میں ہی پورا فرمائیں تاکہ وہ اس مہینہ کی خصوصی برکات سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیقِ سعید بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

یک روزہ تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان

مورخہ ۱۳-۷-۷۹ بروز جمعہ ضلعی سطح پر اجتماع انصار اللہ ہونا قرار پایا تھا۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایک بجے تشریف فرما ہوئے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جمعہ پڑھایا۔

آپ نے فرمایا کہ احمدیت اس وقت نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اس لحاظ سے احباب جماعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ مخالفین نے امکان بھر کوشش کر کے احمدیت کے سامنے دیوار کھڑی کر دی ہے کہ یہ پودا آگے نہ بڑھ سکے اور یہاں ہی سوکھ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ماموروین کی جماعتیں کبھی بھی ان حدبندیوں کے اندر مقید نہیں رہیں بلکہ پھیلتی رہی ہیں اور خدا کا منشا پورا ہوتا رہا ہے۔ اب بھی احمدیت کی ترقی کی رفتار رکی نہیں بلکہ اُس نسبت سے زیادہ بڑھی ہے جس نسبت سے اسے دبایا گیا ہے۔ چنانچہ احمدیت میں ہر روز نئے شامل ہونے والوں کی کثیر تعداد اس امر کی شاہد ہے۔ مرکزِ احمدیت میں غیر احمدی احباب ہر ہفتہ اس کثرت سے آتے ہیں کہ بعض اوقات کارکنان کو ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مخالفین کی یہ روکیں خدا تعالیٰ کے منصوبہ کو کمزور کرنے کی بجائے اور زیادہ ترقی کا باعث ہوئی ہیں۔ احمدیت کو ہر آن تازہ بتازہ پھل مل رہے ہیں اور یہ پودہ تناور درخت ہو چلا ہے۔ بیرونی ممالک میں بھی اس کی ترقی کی رفتار تیز ہے اور وہ دن جلد آنے والا ہے جبکہ اسلام اور احمدیت کا غلبہ ساری دنیا میں ہو جائے گا۔

نماز جمعہ و عصر پڑھانے کے بعد صدر محترم نے انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا۔ ۱۳/۱۳ زعماء حاضر تھے۔ ان کو مکرم قائد صاحب عمومی انصار اللہ مرکزیہ نے مناسبِ حال تلقین کی۔ اور ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال کرنے پر زور دیا۔ آخر میں صدر محترم نے جملہ انصار اللہ حاضرینِ مجلس کو مناسب وعظ و نصیحت کی۔ اور ان کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے، مستعدی سے کام کرنے، تبلیغ اور مالی قربانی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ چند غیر احمدی احباب سے تعارف کرایا گیا۔ صدر صاحب نے ان کے سوالوں کے جواب تفصیل سے دیئے۔

غرض یہ غیر رسمی مجلس ۵ بجے شام تک رہی اور بعد ازاں معزز مہمان واپس تشریف لے گئے۔

یہ امر نہایت مسرت انگیز ہے کہ باوجود شدید گرمی کے حاضری احباب توقع سے زیادہ تھی۔ بیرونی مجالس سے یک صد سے زیادہ احباب تشریف لائے۔ مقامی احباب معہ مستورات و اطفال سب شریک جلسہ تھے۔ تعداد حاضری ۵۰۰ سے کم نہ تھی۔ مسجد کا دالان تک بھرا ہوا تھا۔ سایہ کے لئے سائبان کا انتظام تھا۔ بیرونی مہمانوں کی میزبانی مقامی مجلس نے کی۔ غرض اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ مقامی مربی صاحب کی اعانت قابلِ صد شکریہ اور مقامی خدام الاحمدیہ کا تعاون مثالی تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم انصار اللہ ڈیرہ غازی خان)

ایف۔ ایس سی کے طلباء کے لئے ضروری اعلان

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور اور فیصل آباد کے زیر اہتمام موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ربوہ کے ایف۔ ایس سی کے طلباء کو فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور شماریات پڑھانے کے لئے کوچنگ کلاسز شروع کی جارہی ہیں۔ جو طلباء استفادہ کرنا چاہتے ہوں، وہ درج ذیل پتہ پر فوری رابطہ قائم کریں۔

مرزا المجید احمد
مکان نمبر ۱۲/۷
دارالرحمت غربی۔ ربوہ
(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔!

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۹۷

میں معراج بیگم زوجہ محمد لطیف صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۷۵ء ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

چھ تولہ وزن کا زیور طلائی بطور حق مہر ۵،۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ معراج بیگم

گواہ شد عمر امجد وصیت نمبر ۱۰۹۶۹ صدر موصیان دارالعلوم ربوہ۔

گواہ شد محمد سلیم زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۹۸

میں عطاء اللہ بٹ ولد منظور احمد صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد عطاء اللہ بٹ

گواہ شد ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۳ ۔ صدر موصیان پنڈی بھٹیاں۔

گواہ شد عطاء اللہ جان بھٹی وصیت نمبر ۷۵۴۹، عوامی دواخانہ رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۹۹

میں مبارکہ ملک زوجہ ملک عبدالوحید سلیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲،۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۲۳ تولہ ۲۳،۰۰۰/- روپے۔

۳۔ نقد ۱۰،۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ مبارکہ ملک

گواہ شد ملک منظور احمد خاں ولد ملک عنایت اللہ صاحب۔ نیو مسلم آباد لاہور

گواہ شد عبدالستار ولد چوہدری امام الدین صاحب وصیت نمبر ۲۹۸۸۔

مسل نمبر ۲۴۲۰۰

میں ہاجرہ بیگم زوجہ میر محمد علی صاحب قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ ہاجرہ بیگم

گواہ شد مختار احمد ولد میر محمد علی صاحب (فرزند موصیہ)

گواہ شد محمد اشرف ولد محمد عبداللہ وصیت نمبر ۲۰۹۷۷۔ صدر موصیان جماعت احمدیہ کرتو۔

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں بہت کم عرصہ باقی ہے۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔

بہت کم لجنات ہیں جن کی طرف سے اجتماع کا چندہ باقاعدگی سے آ رہا ہے اجتماع کے چندہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ۲۸۸ لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے دوران سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ اجتماع کے ۱۹۷۸ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو گا۔ قائدین اضلاع اور قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ آج سے ہی خدام اور اطفال کو اس کے لئے تیاری کروائیں۔

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

یہ ضروری ہے کہ ہم ترجمہ کو اچھی طرح جاننے والے ہوں۔ آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں جو درس قرآن دیا جاتا ہے اس میں تفسیر پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ آپ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ تمام احمدیوں اور نوجوانوں کو تفسیر سکھانے کے لئے ان کو ترجمہ سے اچھی طرح آگاہ کرنا ضروری ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ درس کا ایک لمبا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ اور آج کے دن رمضان کی مناسبت سے روزوں کے بارے میں احکام قرآنی سے میں اس کا آغاز کر رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد متذکرہ بالا آیات کے حوالہ سے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں روزوں کے بارے میں جو بیس احکام قرآنی بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ان آیات میں روزہ کو اسلامی شریعت کے مطابق فرض قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزہ سے روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دُور ہوتی ہیں۔ ان روزوں کی مقررہ گنتی پوری کرنا ضروری ہے۔ دائمی بیمار روزے کا فدیہ ادا کریں۔ سفر میں ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت طاری کریں۔ روزوں کا مقصد مومنوں کی بہتری ہے۔ رمضان المبارک کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو تمام زمانوں اور تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں ایسے دلائل ہیں جو کہ ہر زمانے میں نئے علوم ظاہر کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اگر وقتی بیماری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرنے والے کو بھی رمضان ہی کے دنوں کا ثواب ملے گا۔ اللہ روزوں کے معاملے میں مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اور جو تنگی میں پڑے وہ خدا کے ارادہ کے خلاف کام کرنے والا ہے۔

روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو۔ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے نگہبان ہیں۔ روزہ کھولنے کے بعد سحری تک کھاؤ پیو اور صبح کے بعد افطار تک روزہ پورا کرو۔ اعتکاف کی حالت میں بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ یہ احکام خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کے ان احکامات و آداب میں سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرو اور کثرت سے دعائیں کرو۔

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتّٰی کہ ہر نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلّہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظامِ سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصّہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۲ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم متعلقہ غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ماہ صیام میں مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن روزانہ بعد نماز عصر ہوتا ہے۔ نماز عصر کا وقت ساڑھے چار بجے سہ پہر ہے۔ درس مغرب کی اذان سے بیس منٹ پہلے ختم ہو جایا کرے گا۔ نیز عشاء کی نماز کا وقت ۹ بجے ہے۔ اس کے بعد تراویح کی نماز ہوتی ہے۔

مسجد مبارک میں روزانہ صبح کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس ہوتا ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

۱- میرے بیٹے عزیزم مسعود احمد طاہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۱ رجولائی بروز بدھ بیٹی عطا کی ہے جس کا نام سعدیہ رکھا ہے۔ نومولودہ سلطان احمد صاحب طاہر کی پوتی اور ڈاکٹر کیپٹن احمد صاحب ابن صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر دے۔ اپنی فرمانبردار، نیک اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(امۃ الحفیظ شوکت اہلیہ سلطان احمد صاحب طاہر)

۲- خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۶ رجولائی ۱۹۷۹ء بروز سوموار تین بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ظفر اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس بچے کو اپنے فضل سے خادمِ دین بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

(عبدالمالک نائب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ضروری اعلان

ہم اپنے کرم فرماؤں کی سہولت کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ رمضان کے مبارک مہینے میں ہمارے دفتری اوقات مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

صبح آٹھ بجے تا ایک بجے دوپہر

احباب کرام نوٹ فرما لیں کہ دوسرے ٹائم (شام) دفتر بند رہے گا۔

خاکسار۔ رشید احمد صابر۔ مینیجر احمد برادرز۔ پی۔ آئی۔ اے۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور

فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے

ہمارے ہاں تشریف لایئے!

اپنے احباب کیلئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۷۳۲۷

چوک حسین آگاہی۔ نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴